محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ۔ (صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاہل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے ابنِ آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

یہ حدیث ایک چھوٹے سے جملے پر مشتمل ہے اور حدیث قدسی ہے۔ قدسی حدیث اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا ہو۔ یہ حدیث بھی دیگر احادیث کی طرح باقاعدہ ایک سند کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔

اس حدیث میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بخل اور کنجوسی سے روکا گیا ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ پیسے پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔ روپے پیسے کو جمع کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ نہ ماں باپ کی مالی خدمت کرتے ہیں نہ بیوی بچوں کو کچھ دیتے ہیں، نہ رشتے داروں کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں، نہ اللہ کی راہ میں دیگر مقامات پر پیسہ جیب سے نکالتے ہیں اور نہ کسی کو ادھار دیتے ہیں۔ بعض لوگ تو اس درجہ بخیل ہوتے ہیں کہ اپنے آپ پر بھی خرچ نہیں کرتے۔ حدیث میں اس قسم کے لوگوں کی سخت مذمت کی گئی ہے اور خرچ کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بنی نوع انسان کو صاف الفاظ میں حکم ہے کہ تم لوگوں پر مال و دولت خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔ یعنی ضرورت مندوں، محتاجوں، بیواؤں، یتیموں اور مستحق لوگوں کا خیال رکھو، ان کی مدد کرو اور جہاں تک ہو سکے، ان کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھاؤ، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہاری جائز اور صحیح ضرورتیں پورا کرنے کی بہتر صورتیں پیدا ہوتی رہیں گی۔

کتنے ہی ایسے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی ذات پر تو بہت خرچ کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں کو

بھی خوب عیش کرتے ہیں، لیکن مستحق لوگوں کی پروا نہیں کرتے، ہمسائے میں بے شک کوئی شخص بھوکا پڑا ہو، اس کو ایک پیسہ نہیں دیتے - یہ انتہائی غلط طرزِ عمل ہے - اگر اللہ نے کسی کو مال و دولت سے نوازا ہے تو اس سے غریبوں اور ناداروں کو بھی حصہ ملنا چاہیے - جو لوگ غریبوں کی مدد کرتے ہیں، اللہ ان کی آمدنی کے مزید وسائل پیدا کر دیتا ہے اور ان کی پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

بعض لوگ اس لیے کچھ خرچ نہیں کرتے کہ جو دولت انھوں نے جمع کر رکھی ہے، خرچ کرنے سے اس میں کمی آجائے گی - یہ نقطۂ نظر صحیح نہیں - صحیح بات یہ ہے کہ جائز کاموں پر خرچ کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے آمدنی کے ذرائع بڑھتے ہیں اور اللہ کی مہربانی اور غریبوں کی دعائیں ان لوگوں کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں جو کسی کے کام آتے ہیں -

بہرحال سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے روپے پیسے کو صحیح جگہ پر خرچ کرتا اور مستحق لوگوں کی مدد کرتا ہے - ایسے شخص پر اللہ بے حد مہربانی فرماتا اور اس قسم کے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ اس کی آمدنی میں برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے - لوگوں کی دعائیں بھی اس کے ساتھ ہوتی ہیں -

اس کے برعکس جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور مال دار ہونے کے باوجود کسی کے کام نہیں آتا، مستحق اور غریب پر کوئی پیسہ خرچ نہیں کرتا، وہ اللہ کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہے اور لوگ بھی اس کا اچھے الفاظ میں ذکر نہیں کرتے - ہر شخص اس کو بُرا سمجھتا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے اس کے لیے دنیا میں بہت بڑی سزا ہے -